پاکستان کے اندر جو کتابیں موجود ہیں ان کو جمع کیا جائے گا اور اسی طرح اس موضوع پر جو مختلف زبانوں میں تالیفات ہیں ان کو بھی جمع کیا جائے گا۔ اسی طرح جو علمی رسائل دُنیا میں نشر ہوتے ہیں اور ان میں سیرت کے موضوع پر تحقیقی مضامین شائع ہوتے ہیں ان کو بھی جمع کیا جائے گا اور قرآن کریم اور حدیث کے نادر نسخوں کو بھی حاصل کیا جائے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سیرت کے موضوع پر دُنیا میں مختلف کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن اب تک کوئی ایسا ادارہ نہیں جو اس متفرق مواد کو جمع کرے۔ اس لحاظ سے یہ ادارہ اہم مرکز ہوگا اور اس کے لیے ایک وفیر رقم بھی مخصوص کی گئی ہے اور ادارہ کے لیے اس کے شایانِ شان عمارت بھی تعمیر کی جائے گی۔ ہم اس مبارک اقدام پر مولینا کوثر نیازی کو مبارک پیش کرتے ہیں۔ لیکن ضرورت ہے کہ ایسے مرکزی علمی ادارے کے لیے صحیح آدمیوں کا انتخاب ہو تب ہی اس سے کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے۔ مولانا صاحب چُونکہ خُود بھی عالمِ دین ہیں وہ اس کی طرف خصوصی طور پر توجّہ فرمائیں گے۔

خُدا کی مشیت اور تقدیر کے آگے اس کی مخلوق کی حیثیت کچھ نہیں ہے۔ انسان کا کام صرف سر تسلیم خم کرنا اور صبر آزما مرحلوں میں اپنے ایمان کو بچانا اور صبر سے کام لینا ہے۔ جامعہ سندھ کے دو نوجوان اور ذہین استادوں کی جو اس ایک سال میں بیرون ملک یکے بعد دیگرے موت واقع ہوئی وہ بھی ایسا ہی صبر آزما معاملہ تھا۔ پہلے سندھ کے آخری حکام تالپور کے چشم و چراغ ڈاکٹر نور محمد صاحب کی اٹلی میں دل کی حرکت بند ہونے سے چالیس برس کے عالمِ شباب میں موت واقع ہوئی۔ موصوف علمی دورے پر گئے ہوئے تھے اور بعد میں ڈاکٹر سید وڈل شاہ کی ناروے میں ۳۸ برس کی عمر میں اچانک موت واقع ہوئی اور مرحوم کو ان کے کمرے میں دو دن کے بعد مردہ پایا گیا۔ تشخیص وہی حرکتِ قلب کا بند ہونا تھا۔ دونوں مرحوم نہایت نیک اور صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خوش اخلاق تھے۔ ان کی ناگہاں جدائی سے جو جامعہ سندھ اور دوسرے علمی حلقوں کو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی مستقبل قریب میں نظر نہیں آتی۔

ہماری دعا ہے کہ دونوں پر اللہ کی مغفرت ہو اور ان کے اعزا و اقارب کو صبر کی توفیق عطا ہو۔